احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

CPL 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH: 0092 4524 213029

جمعہ 4- اگست 2000ء - 3 جمادی الاول 1421 ہجری - 4 ظہور 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 176

جمعہ 4- اگست 2000ء

ہر قوم اپنی زبان میں سنے گی

زرارہ کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادقؒ نے فرمایا ایک منادی امام قائم کے نام سے منادی کرے گا۔ میں نے پوچھا یہ منادی خاص ہوگی یا عام۔ فرمایا۔ عام ہوگی اور ہر قوم اپنی اپنی زبان میں اسے سنے گی۔

(بحارالانوار جلد 52 ص 205۔ شیخ محمد باقر مجلسی داراحیاء التراث العربی بیروت)

تاریخ احمدیت میں انقلابی اور سنہرے دور کا آغاز

35 ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کی ایمان افروز جھلکیاں

خداتعالیٰ کی وحدانیت کے تذکرے، آنحضورؐ کی پاکیزہ سیرت کا بیان اور کائنات کی پنہائیوں میں نعرہ تکبیر کی صدائیں

خداتعالیٰ کے فضل واحسان کے ساتھ جماعت احمدیہ برطانیہ کا 35 واں جلسہ سالانہ فضائل و برکات کو سمیٹتے ہوئے اور احمدیت کی تاریخ میں نئے باب رقم کرتے ہوئے کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ چشم فلک نے دیکھا کہ اس جلسہ میں ایک ہی سال میں 4 کروڑ سے زائد سعید روحیں جماعت احمدیہ عالمگیر میں داخل ہو رہی ہیں اور 12 نئے ممالک سمیت 170 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ ایم ٹی اے نے جلسہ سے پہلے اور جلسہ کے دنوں میں اکثر پروگرام مواصلاتی سیارے کے ذریعے براہ راست نشر کئے۔ احباب کی دلچسپی کے لئے جلسہ کی کارروائی کا خلاصہ اور جھلکیاں پیش خدمت ہیں۔

جلسہ گاہ

35 ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر مرکزی جلسہ گاہ مردانہ زیادہ وسیع، خوبصورت اور مضبوط بنائی گئی تھی۔ حسب سابق سٹیج کے دائیں طرف مختلف زبانیں بولنے والے غیر ملکی معزز مہمان کرسیوں پر تشریف فرما تھے۔ ان مہمانوں کو ان کی زبان کے ہیڈ فون فراہم کئے گئے تھے۔ دنیا کی کئی زبانوں میں جلسہ کی کارروائی کے ترجمے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ گاہ کے ہر انتظام میں حسن انتظام جھلک رہا تھا۔ سیکیورٹی پر کھڑے نوجوان، پانی پلانے والے ننھے منے بچے اور منتظمین وغیرہ ایک ترتیب اور قاعدہ سے اپنے اپنے کام سرانجام دے رہے تھے۔

جلسہ گاہ کا سٹیج

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر ہر سال سٹیج کو نئے اور منفرد انداز میں سجایا جاتا ہے۔ امسال بھی سٹیج بہت خوبصورتی اور قرینے سے سجایا گیا تھا۔ کیونکہ اس دفعہ گزشتہ سالوں کی نسبت مارکیز کا وسیع انتظام کیا گیا تھا اس لئے سٹیج بھی وسیع وعریض جگہ پر بنایا گیا تھا۔ سٹیج کے پیچھے والے پردہ پر خصوصی توجہ دی گئی تھی۔ دنیا کی چار بنیادی قوموں کے رنگوں پر مشتمل پرندوں کو ایک قوس بناتے ہوئے دائیں سے بائیں منارۃ المسیح کی طرف اڑ کر جاتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ ان پرندوں میں سفید، سیاہ، براؤن اور پیلے رنگ کے پرندے شامل ہیں۔ دراصل تمثیلی رنگ میں دکھایا گیا تھا کہ دنیا کے مختلف رنگ و نسل کے عشاقان احمدیت جوق در جوق خدا تعالیٰ اور اس کے منادی کے پرچم تلے جمع ہو رہے ہیں۔ پردے پر نیلا رنگ غالب تھا گہرے اور ہلکے نیلے رنگ کے امتزاج نے سٹیج کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیئے تھے۔ سٹیج کے ایک جانب منارۃ المسیح بنایا گیا تھا جس کے اوپر کلمہ طیبہ رونق افروز تھا۔ اڑتے ہوئے پرندوں کے نیچے درمیان میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کا یہ شعر لکھا تھا۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

اس شعر کے نیچے اس کا انگریزی میں ترجمہ زرد رنگ میں لکھا گیا تھا۔ پھولوں اور پودوں سے سجائے گئے اس وسیع وعریض سٹیج کے درمیان میں تقاریر کے لئے سفید رنگ کا ڈائس بنایا گیا تھا۔ جس پر گول دائرے میں کلمہ طیبہ لکھا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی میز اور کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ سٹیج کے پیچھے کرسیوں کی ایک لمبی قطار تھی۔ جس پر مختلف ممالک کے معززین تشریف فرما تھے۔ ان کے ساتھ ہی افریقہ کے دو بادشاہ اپنے روایتی لباس زیب تن کئے بیٹھے تھے۔ ان کے آگے دیگر معزز مہمان بیٹھے تھے جن میں مرکزی وفد کے ارکان اور مختلف ملکوں کے نمائندے تھے۔ سٹیج کے بائیں طرف حضور انور کے تشریف لانے کا راستہ بنایا گیا تھا۔

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ برطانیہ 2000ء کے پہلے دن حضور انور ایدہ اللہ نے جلسہ گاہ میں ہی خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت مسیح موعود کی پر معارف دعاؤں کا تذکرہ اور مہمانوں اور میزبانوں کے لئے ہدایات بیان فرمائیں۔ خطبہ جمعہ کے دوران تیز بارش شروع ہو گئی۔ حضور انور نے بارش کو احمدیت کے حق میں نشان کے طور پر پیش فرمایا۔ اور فرمایا یہ جو بڑے زور سے بارش برس رہی ہے یہ اللہ کی رحمت کا نشان ہے۔ چنانچہ خطبہ کے دوران ہی بارش مدھم پڑ گئی جس کا حضور نے آخر پر تذکرہ فرمایا۔

تقریب پرچم کشائی

جلسہ سالانہ برطانیہ 2000ء کے پروگرام کے مطابق ساڑھے آٹھ بجے رات لوائے احمدیت لہرانے کے لئے حضور انور تشریف لائے اس وقت ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ اس دوران عملہ حفاظت کے ایک رکن حضور انور کے ساتھ نیلے اور سفید رنگ کی ایک بڑی چھتری لئے کھڑے تھے۔ پرچم کشائی کے لئے ایک چھوٹا سا سٹیج بنایا گیا تھا۔ جس پر حضور تشریف لائے آپ کے ہمراہ مکرم امیر صاحب برطانیہ اور مکرم امام صاحب بیت الفضل لندن بھی تھے۔ حضور انور نے اپنے دست مبارک سے آہنی پول کے ساتھ

مسلسل صفحہ 2 پر

ہونہار احمدی طالب علم کا
اعزاز

○ قازقستان کے دارالحکومت 'الماتا' میں 13 تا 18 جون 2000ء کمپیوٹر کا عالمی مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں دنیا بھر کے مختلف ملکوں کے 80 سے زائد طلباء و طالبات نے شرکت کی۔ پاکستان کی نمائندگی پاک۔ ترک کالج اسلام آباد کے اولیول کے 14 سالہ ہونہار احمدی طالب علم شاہ زیب منصور نے کی۔ انہوں نے اس بین الاقوامی مقابلے میں زبردست کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سلور میڈل حاصل کیا اور اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کے لئے بہترین زبانی بریفنگ کا انعام بھی حاصل کیا۔ اس کے بعد شاہ زیب منصور نے حاضرین کے متعدد ٹیکنیکل سوالات کے جواب حاضر دماغی سے دیئے جس پر انہیں زبردست داد تحسین ملی۔ ان کا اس عمر میں یہ بین الاقوامی ایوارڈ حاصل کرنا جماعت ہائے احمدیہ کے لئے اور پاکستان بھر کے طالب علموں کے لئے ایک منفرد اعزاز ہے۔ شاہ زیب نے تعلیم کے ساتھ ساتھ اب تک اپنے کالج میں منعقد ہونے والے تقاریر، مباحثے، کمپیوٹر اور مختلف کھیلوں میں بھی اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اور وہ اب تک اعلیٰ کارکردگی پر 32 سرٹیفیکیٹس حاصل کر چکے ہیں۔ شاہ زیب کے والد ونگ کمانڈر (ریٹائرڈ) شاہد منصور احمد صاحب پاکستان ائرفورس سے ریٹائرمنٹ کے بعد پی آئی اے میں پائیلٹ کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ شاہ زیب مستقبل میں انفارمیشن ٹیکنالوجی میں غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کر کے ملک و قوم اور جماعت احمدیہ کا نام روشن کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور دیگر احمدی طلباء و طالبات کو ڈھیروں کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے گذارش ہے کہ جملہ اسیران راہ مولا کی مشکلات کے ازالہ اور ان کی جلد باعزت بریت کیلئے خصوصی دعا کریں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے عزیز واقارب کو بھی اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین

بقیہ صفحہ 1

بندھی رسی کھینچی اور لوائے احمدیت اسلام آباد ٹلفورڈ کی فضاؤں میں دوسری اقوام کے جھنڈوں کے درمیان لہرانے لگا۔ حضور انور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح لوائے احمدیت لہرائے جانے کی تقریب کا اختتام ہوا۔

حضور کا پہلے دن کا خطاب

جلسہ سالانہ کے پہلے دن اپنے افتتاحی خطاب کے لئے حضور انور جب جلسہ گاہ تشریف لائے تو آپ کا پر زور نعروں سے استقبال کیا گیا۔ مارکی میں موجود تمام احباب کھڑے ہوگئے۔ حضور نے السلام علیکم کہا اور ہاتھ ہلا کر نعروں کا جواب دیا۔ سورۃ روم کی آیات کی تلاوت کی گئی اور ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا گیا۔ جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے
کہ تو نے کام سب میرے سنوارے

نظم کے دوران حاضرین نے نعرے بھی لگائے۔ اس دوران جلسہ گاہ حاضرین سے مکمل بھر چکا تھا۔ مارکی سے باہر بھی لوگ بڑی تعداد میں اندر جانے کے انتظار میں کھڑے تھے۔ اسٹیج پر امیر صاحب برطانیہ' امام صاحب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے علاوہ مختلف ممالک کے امراء مرکزی وفد کے ارکان اور دیگر معزز مہمان تشریف فرما تھے۔ حضور انور کا خطاب ٹھیک 9 بجے شروع ہوا۔ خطاب سے پہلے حضور نے اعلان فرمایا کہ مکرم ناصر محمود صاحب کی بیگم صاحبہ کی طبیعت خراب ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو شفا دے۔ آمین۔

حضور انور نے خطاب سے پہلے افتتاحی اجلاس کے وقت جلسہ کی حاضری بیان فرمائی۔ جس کے مطابق 76 ممالک سے 20 ہزار 6 سو 137 احباب شامل ہو رہے تھے۔ جبکہ گزشتہ سال 14 ہزار 6 سو احباب شریک تھے۔ یعنی گزشتہ سال کی نسبت حاضری 6 ہزار زیادہ تھی۔ حضور انور نے اس امر کو ایک بڑی خوشخبری قرار دیا۔ حضور انور کا خطاب انگریزی عربی' بنگالی' فرنچ' جرمن' ترکی اور انڈونیشین میں ایم ٹی اے پر رواں ترجمہ کے ساتھ پیش کیا گیا۔

حضور انور کا خواتین سے خطاب

حضور انور پاکستانی وقت کے مطابق 3:45 بجے سہ پہر خواتین سے خطاب کے لئے خواتین کی مارکی (جلسہ گاہ) میں تشریف لائے آغاز میں سورۃ الحجرات کی تلاوت کی گئی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود کی نظم پڑھنے کے لئے حضور نے عزیزہ شازیہ کو سٹیج پر بلایا۔ ان کے بارے میں حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی خاص شان ہے کہ ان کے والد صاحب کی یہ شدید خواہش تھی کہ یہ نظم پڑھیں۔ لیکن ان کی پیش نہ جاتی تھی۔ مجھے لکھنا بھی نہ چاہتے تھے۔ قبول ہوگئی ہے۔ خدا کرے کہ بہت اچھی طرح حق ادا کرسکیں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود کی یہ نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

مرد حضرات نے اپنی مارکی میں حضور کا خطاب سنا۔ حضور نے آنحضرتؐ کی بعض احادیث جن میں عورتوں کے لئے نصائح بیان ہوئی تھی بیان فرمائیں۔

دوسرے دن کا خطاب

دوسرے دن کے خطاب کے لئے حضور انور ٹھیک آٹھ بجے مردانہ جلسہ گاہ تشریف لائے۔ حاضرین جلسہ نے کھڑے ہو کر اور پرجوش نعروں سے حضور انور کا استقبال کیا۔ تلاوت اور اس کے ترجمہ کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود کی یہ نظم پڑھی گئی

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا

اس نظم کے بعد حضور انور کا تازہ کلام بھی خوش الحانی سے پڑھا گیا۔ حضور انور نے اپنے خطاب میں گزشتہ ایک سال میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کا تذکرہ فرمایا۔ جن کے مطابق خدا تعالیٰ کے فضل سے 170 ممالک میں باقاعدہ احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ 1984ء میں ہجرت کے وقت ان ممالک کی تعداد 91 تھی گزشتہ 16 سالوں میں خدا کے فضل سے 79 نئے ممالک جماعت احمدیہ کو عطا ہوئے۔ اور امسال 12 نئے ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے اسی طرح حضور انور نے 20 ہزار سے زائد واقفین نو کا بھی تذکرہ فرمایا۔ براعظم افریقہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اس صدی کے آخر پر براعظم افریقہ واحد براعظم ہے جس کے تمام ممالک میں خدا کے فضل سے احمدیت پھیل چکی ہے۔

تیسرے اور آخری دن کا خطاب

جلسہ سالانہ کے آخری دن خطاب کے لئے حضور انور پاکستانی وقت کے مطابق رات آٹھ بجے تشریف لائے۔ تلاوت ترجمہ کے بعد حضرت مسیح موعود کی یہ نظم خوش الحانی سے پڑھی گئی

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے

حضور انور کے خطاب سے پہلے مکرم امیر صاحب برطانیہ نے درج ذیل سربراہان مملکت کے انگریزی اور اردو میں پیغامات پڑھ کر سنائے۔

(1) وزیراعظم برطانیہ
(2) صدر مملکت برکینا فاسو
(3) صدر مملکت متحدہ جمہوریہ تنزانیہ
(4) گورنر جنرل طوالو
(5) صدر مملکت ری پبلک گنی بساؤ

ان پیغامات کے بعد حضور انور نے اختتامی خطاب شروع فرمایا جس میں حضرت مسیح موعود کی سیرت آپ کے رفقاء کی روایات کی روشنی میں بیان فرمائی۔ یہ خطاب دراصل گزشتہ جلسہ سالانہ کے اختتامی خطاب کا تسلسل تھا۔ اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

مرکزی انتظام کے تحت نعرے

جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور انور نے فرمایا گزشتہ سال میں نے نعرے لگانے سے منع کیا تھا۔ مگر کئی لوگوں نے مجھے لکھا کہ نعروں کے بغیر جلسہ کا مزا نہیں آتا۔ اس لئے مرکزی طور پر سٹیج سے نعرے لگانے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ جو لوگ از خود نعرے لگائیں ان کے بارے میں ٹی وی کو ہدایت ہے کہ ان کے چہرے نہ دکھائیں چنانچہ جان سے پیارے آقا کے حکم کے مطابق جلسہ کے تینوں دنوں میں خدا تعالیٰ کی توحید' آنحضور ﷺ کی عظمت اور مرزا غلام احمد کی جے کے نعرے بلند ہوتے رہے۔ جن کا حاضرین جلسہ نے پرجوش اور بلند آواز کے ساتھ جواب دیا۔

حضور انور کا تازہ کلام

حضور انور نے اس دفعہ مختلف ممالک سے آنے والے غلاموں کی دلداری کے لئے اپنا تازہ کلام تحریر فرمایا تھا۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے دن حضور انور نے اپنے اس تازہ کلام کی تشریح یوں فرمائی۔ آج پاکستان سے آئے ہوئے پنجابی' پٹھان' سندھی اور تھلوں سے غریب بڑے ذوق و شوق سے یہاں آئے ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ نظم احمد فراز کی نظم کی تضمین ہے۔ وہ بہت عظیم' عہد ساز شاعر ہے۔ فصاحت و بلاغت کے آسمان کو چھوتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے۔ حضور انور نے یہ تازہ نظم خاص طور پر ان احباب کے لئے تحریر فرمائی ہے جو پاکستان کے مختلف دور و نزدیک کے علاقوں سے اپنے آقا سے ملنے اور دید کی مدتوں سے لگی پیاس بجھانے انگلینڈ کے جلسہ پر تشریف لے گئے تھے۔ اس نظم میں حضور نے گویا ان احباب کی زبان میں ان کے جذبات کی بالکل صحیح عکاسی فرمائی ہے۔ اس کلام کا پہلا شعر کچھ اس طرح ہے

وہ روز آتا ہے گھر پر ہمارے ٹی وی پر
تو ہم بھی اب اسے انگلینڈ چل کے دیکھتے ہیں

جلسہ سالانہ کی دیگر تقاریر

حضور انور کے خطابات کے علاوہ جلسہ سالانہ کے پروگرام کے مطابق کل چھ تقاریر پیش کی گئیں۔ جن میں چار انگریزی میں اور دو اردو میں تھیں۔ تمام تقاریر علمی' تحقیقی مواد پر مشتمل تھیں۔ مولانا عطاء المجیب صاحب راشد کی اردو میں تقریر کا عنوان "اپنے متبعین کی تربیت کے ضمن میں سیرۃ حضرت نبی کریمؐ کی پاکیزہ مثالیں" تھا۔ آپ نے اپنی تقریر میں نہایت پر معارف مواد پیش فرمایا۔ مواد ترتیب دینے کے حوالے سے تیاری اور انداز خطابت بہت عمدہ تھا۔ اسی طرح ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب۔ امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی اردو تقریر کا عنوان تھا "احمدیت۔ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا" جو آپ نے بہت خوبصورت انداز میں پیش فرمائی۔

اختتامی خطاب کے بعد حضور مستورات کے جلسہ گاہ میں

اختتامی خطاب و دعا کے بعد جب حضور انور مردانہ جلسہ گاہ سے باہر تشریف لانے لگے تو پنڈال زبردست نعروں سے کئی منٹ تک گونجتا رہا۔ احباب نے کھڑے ہو کر اور ہاتھ ہلا کر حضور کو الوداع کہا۔ حضور انور اپنے خاندان کے افراد' مکرم امیر صاحب' مکرم امام صاحب مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اور عملہ حفاظت کے ارکان کے ساتھ خواتین کے جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ احباب باہر کھڑے رہے اور حضور جلسہ گاہ کے اندر تشریف لے گئے۔ حضور کے جلسہ گاہ کے اندر تشریف لے جانے کے بعد مختلف زبانوں میں لا الہ الا اللہ کے ترانے پیش کئے گئے۔ بچیاں ترانے پیش کرنے کے لئے پہلے سے تیار تھیں۔ یہ ترانے ' غانین' جرمن' بنگالی' فرنچ' انگریزی' چینی اور اردو زبانوں کے علاوہ کئی اور زبانوں میں بھی پیش کئے گئے۔

آخر پر حضرت مصلح موعود کی لا الہ الا اللہ والی یہ پر معارف نظم بھی بچیوں نے کورس میں خوش الحانی سے پڑھی۔

ہے دست قبلہ نما لا الہ الا اللہ
ہے درد دل کی دوا لا الہ الا اللہ

حضور انور جزاکم اللہ کہہ کر بچوں سے پیار کرتے رہے' حضور انور جب جلسہ گاہ سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت کا جم غفیر اپنے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بڑے منظم طریق پر کھڑا تھا۔ حضور انور نے سب کو ہاتھ ہلا کر ان کے جذبات اور عقیدت کا جواب دیا۔ اس موقع پر احباب نے نعرے بھی لگائے۔

نباہ دی اس نے جس سے دوستی کی
پھرا ہے جب بھی بندہ ہی پھرا ہے
ذرا آگے بڑھے اور ہم نے دیکھا
وہ خود ملنے کو بڑھتا آ رہا ہے
(درعدن)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

خون جگر سے اس کے سجائیں گے بام و در

پاکستان کی تعمیر و ترقی میں احمدی مشاہیر کا تاریخی کردار

سیدنا حضرت مصلح موعود کے پاکستان کی ترقی کے لئے تاریخی لیکچرز

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے تعمیر و ترقی پاکستان کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی بھرپور اور بے لوث خدمات تاریخ پاکستان کا وہ تابناک باب ہیں جن کی تمکنت اور وسعت ہمیشہ بڑھتی جائے گی۔ اس لئے کہ جماعت احمدیہ بموجب حدیث پاک حب الوطنی کو جزو ایمان یقین کرتی ہے وطن عزیز کے لئے جماعت عالمگیر کی خدمات کو معتبر اور واضح کرنے کے لئے جماعت کے بہت سے محترم احباب نے متعدد قیمتی اور مستند مضامین رقم کئے ہیں۔ خاکسار نے بھی اس سلسلہ میں کچھ خدمت کی توفیق پائی ہے اس سلسلہ مضامین میں موقر الفضل کے قارئین کرام کو بہت سے نئے اور مؤثر حوالے پڑھنے کو ملیں گے۔ (مضمون نگار)

یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ وطن عزیز پاکستان کے ساتھ جماعت احمدیہ کو ایسا ہی گہرا اور دائمی تعلق ہے جیسا کہ ایک مخلص اور محنتی معمار کو اپنی عظیم اور عزیز تعمیر سے ہوتا ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ جماعت احمدیہ نے اپنے اولوالعزم امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (مصلح موعود) کی ولولہ انگیز قیادت میں تن من دھن سے تحریک آزادی میں حصہ لیا اور مسلم لیگ اور اس کے عظیم قائد محمد علی جناح کا بھرپور اور بے لوث ساتھ دے کر بالآخر آزادی کی منزل پر پہنچ کر دم لیا۔

جیسا کہ تحریک آزادی کی تاریخ کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ متحدہ ہندوستان میں 1945-46ء کے انتخابات فیصلہ کن حیثیت رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود نے اس موقع پر جماعت کو جو ہدایات دیں انہیں جماعتی ترجمان روزنامہ "الفضل" مورخہ 22۔ نومبر 1945ء کے علاوہ تاریخ پاکستان کے مستند اور ابتدائی مؤرخ سید رئیس احمد جعفری نے اپنی کتاب "قائداعظم اور ان کا عہد" میں بھی محفوظ کر دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:۔

"جناب موصوف (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) اپنی جماعت کے اصحاب کو ہدایت دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "آئندہ انتخابات میں ہر احمدی کو مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہئے تا انتخابات کے بعد مسلم لیگ بلاخوف تردید کانگرس سے کہہ سکے کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔ اگر ہم اور دوسری جماعتیں ایسا نہ کریں گی تو مسلمانوں کی سیاسی حیثیت کمزور ہو جائے گی اور ہندوستان کے آئندہ نظام میں ان کی آواز بے اثر ثابت ہوگی اور ایسا سیاسی اور اقتصادی دھکا مسلمانوں کو لگے گا کہ چالیس پچاس سال تک ان کا سنبھلنا مشکل ہو جائے گا اور میں نہیں کہہ سکتا کہ کوئی عقلمند آدمی اس حالت کی ذمہ داری اپنے اوپر لینے کو تیار ہو۔

پس میں اس اعلان کے ذریعے تمام صوبہ جات کے احمدیوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اپنی جگہ پر پورے زور اور قوت کے ساتھ آئندہ انتخابات میں مسلم لیگ کی مدد کریں۔"

("قائداعظم اور ان کا عہد" ص 421-422)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان انتخابات میں مسلم لیگ کو زبردست کامیابی حاصل ہوئی اور آخر 14 اگست 1947ء کو مملکت خداداد پاکستان کا وجود دنیا کے نقشے پر ابھرا۔

قیام پاکستان کے موقع پر دلی مسرت کا اظہار

جب کوئی انتھک شخص اللہ تعالیٰ کے فضل اور مسلسل تگ و دو کے نتیجہ میں اپنی کٹھن منزل کو پا لیتا ہے تو اسے جو دلی مسرت ہوتی ہے وہ بے اختیار اس کے ہونٹوں پر مچلنے لگتی ہے۔ چنانچہ پاکستان کے حصول کے پرمسرت موقع پر حضرت مصلح موعود نے اپنی خوشی کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔

"پاکستان کا مسلمانوں کو مل جانا اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سانس لینے کا موقع میسر آ گیا ہے اور وہ آزادی کے ساتھ ترقی کی دوڑ میں حصہ لے سکتے ہیں۔

اب ان کے سامنے ترقی کے اتنے غیر محدود ذرائع ہیں کہ اگر وہ ان کو اختیار کریں تو دنیا کی کوئی قوم ان کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتی۔ اور پاکستان کا مستقبل نہایت ہی شاندار ہو سکتا ہے۔"

نوزائیدہ مملکت کی ترقی کے لئے دوررس تجاویز

ایک سچے محب وطن اور دردمند معمار کی طرح حضرت مصلح موعود نے پاکستان کی مملکت کے وجود میں آنے کے بعد بڑی توجہ اور فکرمندی کے ساتھ اس کے بنیادی تقاضوں اور ضرورتوں کو سامنے رکھ کر اس کی آئندہ ترقی اور استحکام کیلئے نہایت ہی قیمتی مشورے قوم کے سامنے رکھے۔

کچھ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ قیام پاکستان کے کچھ عرصہ بعد حضرت مصلح موعود نے وطن عزیز کا مستقبل درخشندہ و تابندہ بنانے کے لئے مختلف اقدامات اور تجاویز پر مشتمل نہایت ہی بصیرت افروز اور فاضلانہ تقاریر کا سلسلہ شروع فرمایا جو دسمبر 1947ء سے لے کر جنوری 1948ء تک نہایت ہی عمدگی اور کامیابی سے جاری رہا۔ یہ لیکچر چھ موضوعات پر مشتمل تھے۔ حضور کی تقاریر کی ان تقاریب میں ملک کی جن قابل احترام شخصیات نے صدارت کے فرائض انجام دیئے وہ یہ تھیں (1) جسٹس محمد منیر صاحب (جو بعد میں پاکستان کے چیف جسٹس بنے) (2) ملک فیروز خان نون (جو صدر ایوب خان کے مارشل لاء سے پہلے ملک کے وزیراعظم تھے) (3) ملک عمر حیات صاحب وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی (4) میاں فضل حسین جو متحدہ ہندوستان کے نامور سیاسی لیڈر تھے (5) برصغیر کے معروف اور قابل لیڈر اور ماہر قانون شیخ سر عبدالقادر۔

مذکرہ بالا تقاریر میں حضرت مصلح موعود نے پاکستان کے آئندہ استحکام اور ترقی کے لئے نہایت ہی ٹھوس۔ مدلل اور مفصل تجاویز پیش فرمائیں جن کی اہمیت اور افادیت آج بھی اتنی ہے جتنی مملکت خداداد پاکستان کے ابتدائی ایام میں تھی۔

زبردست خراج تحسین

ان تجاویز کے بامقصد اور حد درجہ مفید ہونے کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہوگا کہ اس وقت کے قانونی۔ علمی اور ادبی حلقوں نے ان کا بڑی گرمجوشی سے ذکر کیا اور حضرت امام جماعت احمدیہ کو زبردست خراج تحسین و تشکر پیش کیا چند حوالے ملاحظہ فرمائیے۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 11)

(ا) پہلے لیکچر کا تذکرہ

(الف) روزنامہ "نوائے وقت" کی 4 دسمبر 1947ء کی اشاعت:

"مرزا بشیرالدین نے پاکستان کی زرعی پوزیشن پر تبصرہ کرتے ہوئے

بیکار زمینوں کو فوراً آباد کرنے پر زور دیا۔

آپ نے کہا کہ لوہا کے علاوہ پاکستان کے پاس دوسری تمام معدنیات موجود ہیں جن سے پاکستان اپنی ضروریات بوجوہ احسن پوری کر سکتا ہے۔ اگر کوشش کی جائے تو بلوچستان میں اتنا پٹرول مل سکتا ہے کہ وہ ابادان کو بھی مات کر دے گا۔ اسی طرح کوئلہ کی کانوں کے لئے جستجو اور تلاش جاری رکھی جائے تو پاکستان اپنی جملہ ضروریات کا خود کفیل ہو جائے گا۔"

(ب) اخبار "نظام" لاہور مورخہ 4 دسمبر 1947ء

"لاہور۔ 2 دسمبر کل شام ملت احمدیہ کا ایک (اجلاس) زیر صدارت جسٹس محمد منیر منعقد ہوا۔

اس اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے صدر ملت

حضرت مرزا بشیرالدین محمود نے فرمایا کہ مسئلہ کشمیر پاکستان کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔

کشمیر کا ہندوستان میں جانے کا یہ مطلب ہے کہ پاکستان کو ہر سمت سے گھیر لیا جائے اور اس کی طاقت کو ہمیشہ زیر رکھا جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ باشندگان پاکستان کو کشمیر کے جہاد حریت میں ہر قسم کی امداد کرنی چاہئے۔ مجاہدین کشمیر نہایت بہادرانہ جنگ لڑ رہے ہیں اور ان کو گرم کپڑوں کی فوری اشد ضرورت ہے جو ان کو فوراً پہنچائے جائیں۔ پاکستان کی سرحدی حفاظت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت نے فرمایا کہ سرحد سے متعلقہ دیہات اور آبادیوں کو مسلح کر دیا جائے اور انہیں فوراً ملٹری تربیت دی جائے انہوں نے عوام میں نظم و ضبط کی سخت ضرورت کا اظہار کیا۔ ملک کی زراعتی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ پاکستان کی زراعتی حالت تسلی بخش ہے اور اگر شاہ پور' جھنگ' مظفر گڑھ' سرحد کے کچھ اضلاع اور پورے سندھ میں زراعتی پیداوار کی طرف دھیان دیا جائے تو ہماری زراعتی پیداوار قابل رشک ہو جائے گی۔"

(ج) انگریزی اخبار "دی ایسٹرن ٹائمز' لاہور مورخہ 3۔ دسمبر 1947ء سے ایک اقتباس:

"فاضل مقرر نے پاکستان میں ایک نیشنل لیبارٹری کے قیام کی تجویز پیش کی۔

جہاں صنعت' زراعت اور دفاع سے متعلق ریسرچ کا کام عمل میں لایا جا سکے۔

اس وقت پورے پاکستان میں ایسی کوئی لیبارٹری نہیں ہے۔ یہ تقریر دو گھنٹے سے زائد عرصہ تک جاری رہی اور پاکستان کے مستقبل کے بارہ میں تقاریر کی ہی کڑی تھی۔"

II دوسرے لیکچر کا ذکر: مولانا ظفر علی خاں کے اخبار "زمیندار" مورخہ 47-12-10 سے کچھ تذکرہ:

"لاہور 8 دسمبر مرزا بشیرالدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ نے کل شام مینارڈ ہال لاء کالج میں "پاکستان اور اس کا مستقبل" کے موضوع پر ایک عظیم اجتماع کے سامنے تقریر کرتے ہوئے پاکستان کی زراعت' اقتصادیات اور معاشیات پر فصیح و بلیغ لیکچر دیا۔ ملک فیروز خاں نون اس اجتماع کے صدر تھے۔ مرزا صاحب نے زراعت کے سلسلے میں ذرائع آبپاشی خصوصاً نہروں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پچاس سال کے بعد نہروں کے خراب ہو جانے کے باعث پاکستان کی زراعت کو سخت خطرہ ہے اور اس خطرے کے تدارک کے لئے سائنس کے اصولوں پر کام کرنے کے لئے اتنی دولت کی ضرورت ہے اور اتنے اخراجات کا احتمال ہے کہ بصورت موجودہ ہماری حکومت جن کی متحمل نہیں ہو سکتی۔

لیکن بیرونی سلطنتوں خصوصاً امریکہ سے قرضہ لینا ہماری آزادی کے لئے زبردست خطرے کا باعث ہو گا۔ لہذا اس کا علاج صرف یہ ہے کہ بیرونی کمپنیوں کو پاکستان میں سرمایہ لگانے کی مشروط اجازت دی جائے۔

ان فرموں کو چالیس فیصد حصے دیئے جائیں اور چالیس فیصدی حکومت پاکستان دے۔ باقی بیس فیصدی حصوں کے مالک پاکستان کے عوام ہوں۔ اس سلسلے میں فرموں سے یہ شرط بھی کی جائے کہ وہ ہمارے حصہ دار کو ساتھ ساتھ ٹریننگ دیں گے۔"

III تیسرے لیکچر کا ایک اہم نکتہ۔ مادری زبان

"مادری زبان میں تعلیم دی جائے۔ اس سلسلے میں مشرقی پاکستان پر زور نہ دیا جائے کہ وہ ضرور اردو کو ذریعہ تعلیم بنائے

ورنہ وہ پاکستان سے علیحدہ ہو جائے گا۔ کیونکہ وہاں کے باشندوں کو بنگالی زبان سے ایک قسم کا عشق ہے۔"

افسوس اس بصیرت افروز نکتے کو نظرانداز کر کے پاکستان نے زبردست نقصان اٹھایا۔

چند اہم شخصیات کا خراج تحسین

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 11)

(1) ملک فیروز خان صاحب نون (سابق وزیراعظم پاکستان) نے فرمایا:۔

"حضرت صاحب کے دماغ کے اندر علم کا ایک سمندر موجزن ہے۔ انہوں نے تھوڑے وقت میں ہمیں بہت کچھ بتایا ہے اور نہایت فاضلانہ طریق سے مضمون پر روشنی ڈالی ہے۔"

(2) ملک عمر حیات صاحب وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کی رائے:

"حضرت مرزا صاحب کی تقریر اتنی پراز معلومات اور جامع تھی کہ ہم نے اول سے آخر تک یکساں دلچسپی سے سنی ہے۔"

(3) شیخ سر عبدالقادر صاحب نے فرمایا:

"حضرت مرزا صاحب کے پُرمغز اور پُراز معلومات لیکچروں کا اصل منشاء یہی ہے کہ ہمارے تعلیم یافتہ طبقہ کو اس اہم موضوع پر غور وخوض کرنے کی طرف توجہ ہو اور انہیں معلوم ہو کہ گو ہمارے سامنے بہت سی مشکلات ہیں لیکن اگر ہم استقلال کے ساتھ ان مشکلات پر قابو پانے کی کوشش کریں گے اور کام کرتے چلے جائیں گے تو یقیناً ہم اپنی منزل کو پا لیں گے۔ حضرت مرزا صاحب نے ان لیکچروں کے ذریعہ ہمارے تعلیم یافتہ طبقہ کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ ہم سب دل سے ان کے ممنون ہیں۔"

رشید احمد طیب صاحب

یہاں "کاجو" سب سے سستی چیز ہے
گنی بساؤ

"گنی بساؤ" قریباً "دس لاکھ" نفوس کی آبادی پر مشتمل ایک چھوٹا' پسماندہ' غریب' لیکن بہت سرسبز اور چند قدرتی عطاؤں سے لبریز ملک ہے۔ جو مغربی افریقہ میں سینیگال اور گنی کوناکری کے درمیان بحراوقیانوس کے کنارے پر واقع ہے۔ 1974ء سے قبل تک یہ "پرتگال" کے زیر تسلط تھا۔ آزادی کے بعد سے اس ملک میں عوامی حکومت قائم ہے۔ چھوٹے چھوٹے چند جزیرے بھی ملک کا حصہ ہیں۔ اور قریباً سارا ملک چھوٹے بڑے نشیب و فراز پر مشتمل ہے۔ اور بیچوں بیچ کئی سمندری دریا گذرتے ہیں۔ سال میں چار ماہ سے زائد عرصہ تک (جون سے ستمبر' اکتوبر) بارشیں ہوتی ہیں۔ جس کی وجہ سے ملک کا چپہ چپہ سرسبز ہے۔ جنگلی درخت بکثرت ہیں۔ اس کے علاوہ آم' کاجو' لیموں' مالٹے' پام (Palm) ناریل' کیلا کافی مقدار میں ہوتا ہے۔ آموں کا موسم تو پاکستان سے کافی زیادہ عرصہ چلتا ہے' لیکن آموں کی فصل کو کوئی ترقی نہیں دی گئی یعنی زیادہ تر آم دیسی آموں کے مشابہ ہی ہوتے ہیں' لیکن ذائقہ میں پاکستان کے دیسی آموں سے بہت بہتر' اور پھر کسی بھی قسم کی فیکٹری نہیں ہے' اور نہ ہی دوسرے ممالک کو برآمد کئے جاتے ہیں۔ اس لئے بہت سا حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اور ہمیں تو سچی بات ہے' آموں کی اس قدر ناقدری کو دیکھ کر سخت رنج ہوا۔

قدرت کا ایک عظیم انعام اس ملک کو "کاجو" ہے۔ ہمارے ملکوں میں ڈرائی فروٹ میں سے غالباً سب سے مہنگا "کاجو" ہی ہوتا ہے۔ اور یہاں ہر طرف کاجو ہی کاجو ہے۔ اور یہ بڑا ہی عجیب تحفہ خداوندی ہے۔ اس کا درخت امرود سے مشابہ لیکن اس سے ذرا بڑا ہوتا ہے۔ اور سارا سال سرسبز رہتا ہے۔ اور مارچ سے جون تک پھل دیتا ہے۔ "کاجو" کا پھل بھی عجیب ہوتا ہے۔ درخت پر سیب کی مانند سرخ و سفید رس بھرے پھل نظر آتے ہیں اور ان کے اگلے سرے پر گھونگے کی شکل میں سخت بادام کے چھلکے جیسے خول کے اندر "کاجو" کا "مغز" ہوتا ہے۔ جوں جوں رس دار پھل پکتا ہے' "کاجو" بھی تیار ہوتا جاتا ہے۔ اور پھر جب اتارتے ہیں تو رس دار حصہ کا جوس پینے اور اعلیٰ قسم کی شراب بنانے کے کام آتا ہے' جبکہ "کاجو" دوسرے ممالک (انڈیا' سنگاپور' یورپ وغیرہ) کے تاجر خرید کر لے جاتے ہیں' اور پھر وہاں اسے مختلف طریقوں سے بھون کر اس کا مغز نکال کر ڈرائی فروٹ کی منڈیوں میں بھیجا جاتا ہے۔ قریباً تین کلو چھلکے سمیت کاجو میں سے ایک کلو "مغز" نکلتا ہے۔ اور یہاں پر غیر ملکی تاجر عموماً دو کلو تیسرے درجہ کا چاول دے کر ایک "کلو" "کاجو" خریدتے ہیں۔ اور بعد میں دیگر ممالک میں اس کا کیا بھاؤ ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ آپ کسی بھی ڈرائی فروٹ شاپ سے کر سکتے ہیں۔

ان پھلوں کے علاوہ تھوڑی مقدار میں مونگ پھلی' چاول اور کپاس بھی ہوتی ہے۔ اس ساری کیفیت کو دیکھتے ہوئے' یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر نظام حکومت اچھا ہو اور زراعت کو ترقی دی جائے تو یہ ملک بڑی آسانی سے خوشحالی کی طرف گامزن ہو سکتا ہے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہو۔ آمین

جماعت احمدیہ کا مشن

جماعت احمدیہ کا باقاعدہ مشن یہاں 1995ء میں قائم ہوا ہے۔ یعنی ابھی اپنے ابتدائی مراحل میں ہی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت سرعت کے ساتھ مضبوطی اور ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ مرکزی شہر "بساؤ" میں قریباً چار ایکڑ رقبہ کا وسیع پلاٹ خرید لیا گیا ہے۔ اور انشاء اللہ جلد مشن ہاؤس اور بیت الذکر وغیرہ کی تعمیر کا کام شروع ہونے کی امید ہے۔ فی الحال کرائے کے مکان میں ہی کام چل رہا ہے۔ اس کے علاوہ "بافاتا" شہر' "کسین Casine" اور "فریم" شہروں میں بھی پلاٹ لئے گئے ہیں۔ جبکہ "فریم" شہر میں بہت بڑی بیت الذکر اور مشن ہاؤس قائم ہو چکا ہے۔

محترم امیر صاحب سمیت تین مرکزی مربیان یہاں تعینات ہیں۔ جبکہ 38 اڑتیس مقامی معلمین خوش اسلوبی سے تعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ کے کام میں مگن ہیں۔

ملکی آبادی کی اکثریت تو مسلمان ہے۔ جبکہ عیسائی اور چند لامذہب قبائل کی بھی خاصی تعداد ہے۔ اور خدا کے فضل سے ان سب لوگوں میں سے بہت سے افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ گذشتہ ماہ یعنی "جون" 2000ء سے خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے ریڈیو پر نصف گھنٹہ' وقت ہفتہ وار حاصل کیا ہے' اور مقامی زبان "کریول" (Creul) (جو ایک طرح سے قومی زبان کی حیثیت رکھتی ہے) میں دینی تعلیمات سلسلہ وار پیش کرنی شروع کی ہیں۔ اس سے ایک طرح کا نیا جوش اور ولولہ سا پیدا ہوا ہے۔ اور لوگ بکثرت متوجہ ہو رہے ہیں۔ یاد رہے کہ یہاں ریڈیو سننے والوں کی تعداد حیرت انگیز طور پر بہت زیادہ ہے' عموماً ایک بکریاں چرانے والے سے لے کر اعلیٰ سرکاری افسروں تک کے ہاتھ میں ریڈیو نظر آتا ہے۔ اس وجہ سے ہمارا ریڈیو پروگرام عوام الناس میں خدا کے فضل سے تیزی سے مقبول ہو رہا ہے۔

باقی صفحہ 6 پر

سید منصور احمد بشیر صاحب

ہمارے بھائی جان سید ظہور احمد شاہ صاحب

ہمارے بہت ہی پیارے بھائی جان جو ہم دس بہن بھائیوں میں سے سب سے بڑے تھے۔ اور جنہوں نے ہم سب بہن بھائیوں کو تمام عمر بڑے بھائی سے بڑھ کر والد جیسی محبت' شفقت اور رہنمائی عطا فرمائی مورخہ 29 مئی 2000ء کو اس دنیا کی بے ثباتی کا شدید احساس دلاتے ہوئے ہم سب سے رخصت ہو گئے۔ ان کی محنت اور کوشش جو انہوں نے ہمارے خاندان کی بہتری اور ترقی کے لئے کی اس کا اجر تو اللہ تعالیٰ ہی انہیں دے گا۔ تاہم اس مضمون کے ذریعے خاکسار ان کے ان احسانات کا کسی حد تک تذکرہ ضرور کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ اس طرح ان کے لئے دل میں دعا کی تحریک پیدا ہو اور ہمارے قارئین الفضل بھی ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

گذشتہ دنوں ان کی وفات کے بعد بہت سے احباب نے جس رنگ میں ان کا ذکر خیر کیا اس سے مجھے خوشی کے ساتھ حیرانی اور استعجاب بھی ہوا کہ ہم انہیں عزلت پسند قسم کی شخصیت سمجھتے تھے۔ لیکن وہ اس کے ساتھ ہی ہر ملنے والے سے انتہائی خوشدلی سے ملتے۔ حتیٰ کہ وہ ملنے والا ان کی شخصیت سے متاثر اور ان کا گرویدہ ہو جاتا۔ خصوصاً الفضل میں ان کے ساتھ کام کرنے والے دوستوں میں تو وہ انتہائی ہر دلعزیز تھے ان میں سے ہر ایک نے بہت ہی دکھے ہوئے دل کے ساتھ ان کی جدائی کا ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس محبت اور ہمدردی کا جو انہوں نے ہم سے کی بہترین اور وافر بدلہ عطا فرمائے (آمین)

ہمارے بھائی جان کی زندگی کے بعض قابل ذکر پہلو ہیں جن کے بغیر ان کے حالات تشنہ تکمیل رہیں گے ان کا ذکر خاکسار یہاں کرنا چاہتا ہے۔

خدمت سلسلہ

بھائی جان سید ظہور احمد شاہ صاحب نے خدمت دین اور خدمت سلسلہ کا جذبہ اپنے والدین اور اپنے دوسرے بزرگان سے (جن میں سے پانچ کو حضرت مسیح موعود کے رفقاء ہونے کا شرف حاصل ہوا) ورثہ میں پایا تھا۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ ایک احمدی کا حقیقی ورثہ یہی ہے جس پر وہ بجا طور پر فخر کرتا اور اسے اپنی نسلوں اور دوسروں کے سامنے سر اونچا کرکے پیش کرتا ہے۔

بھائی جان جب دوسری جنگ عظیم میں شامل ہو کر بیرون ملک گئے تو وہاں فوج میں دوسرے احمدیوں کے علاوہ انہوں نے ان ممالک کے احمدیوں سے بھی حتی الوسع تعلق قائم رکھا۔ چنانچہ مصر میں وہ ایک احمدی مالک رام صاحب کے گھر جمعہ کے لئے اکٹھے ہوتے۔ مالک رام صاحب ایک مصنف اور ادیب تھے جو ہندوؤں سے احمدی ہوئے تھے جنگ عظیم کے خاتمہ کے بعد بھائی جان نے فوج سے ریٹائرمنٹ لے لی اور ان کی بے چین طبیعت نے فوج میں ایک ہی ڈگر پر چل کر تمام زندگی بسر کرنا پسند نہ کیا جس وقت انہوں نے فوجی زندگی سے ریٹائرمنٹ لی ان دنوں وہ پونا جو کہ بمبئی کے صوبہ کا دارالخلافہ تھا میں رہائش پذیر تھے۔ پونا میں انہوں نے لوکل جماعت سے مکمل تعلق رکھا اور اس کی سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہے۔ مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب جو سالہا سال سے بیت مہدی ربوہ کے امام اور حلقہ گولبازار کے صدر ہیں اور اس لحاظ سے ربوہ کی ایک معروف شخصیت ہیں انہوں نے مجھے بتایا کہ ان دنوں وہ بھی پونا میں تھے۔ اور بھائی جان سے گہری دوستی کی وجہ سے انہیں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر وہاں جماعت کی خدمت کی توفیق ملی مکرم صوبیدار صاحب موصوف نے بتایا کہ انہی دنوں بھائی جان نے سلسلہ کی کسی کتاب یا رسالہ وغیرہ میں حضرت مسیح موعود کی اس خواہش کے متعلق پڑھا کہ وفات مسیح پر ایک مختصر اشتہار چھپوا کر تقسیم کیا جائے چنانچہ بھائی جان اور صوبیدار صاحب نے چند سطروں کا یہ اشتہار چھپوایا اور وہاں گرجا گھروں میں خود جا کر تقسیم کیا۔ پھر انہی دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے قادیان سے باہر رہنے والے احمدیوں کو یہ تحریک کی کہ وہ احمدیہ بکڈپو قادیان سے کتب منگوائیں اور انہیں جلد کروا کر اپنے ماحول میں پھیلائیں اور پھر انہیں واپس قادیان نہ لے کر آئیں چنانچہ یہ کتب پونا میں بھی منگوائی گئیں اور انہیں جلد کرکے لوگوں کو دیا گیا۔ جب پونا میں ہندو مسلم فسادات شروع ہوئے اور احمدیوں کو وہاں سے آنا پڑا تو بھائی جان اور صوبیدار صاحب نے سوچا کہ چونکہ حضرت مصلح موعود کی ہدایت کے مطابق ان کتب کو واپس قادیان نہیں لے جایا جا سکتا اس لئے انہیں وہاں رکھنے کی کوئی صورت کی جائے۔ غور و خوض کے بعد دونوں نے فیصلہ کیا کہ ایک ہوٹل والے کو جو ان کا واقف تھا اس کے متعلق پوچھا جائے چنانچہ اس سے بات کی گئی کہ یہ مذہبی کتب ہیں اگر وہ چاہے تو یہ ان کے پاس رکھوا دی جائیں۔ لیکن مذہبی کتب ہونے کی وجہ سے ان کی عزت کا خیال رکھنا ہو گا چنانچہ وہ راضی ہو گیا اور اس طرح یہ کتب اس کے پاس رکھ دی گئیں۔ اسی ضمن میں صوبیدار صلاح الدین صاحب نے یہ بھی مجھ سے ذکر کیا کہ ان دنوں جماعت احمدیہ کی یہ پالیسی تھی کہ قائداعظم اور مسلم لیگ کی ہر طرح سے حمایت کی جائے تاکہ پاکستان ایک مضبوط ملک کی حیثیت سے معرض وجود میں آئے۔ قائداعظم نے فرمایا تھا کہ بمبئی میں مسلمانوں کی 20 سیٹیں ہیں اور ایک لیبر طبقہ کی سیٹ ہے یہ سیٹ بھی مسلمانوں کو حاصل ہو جائے تو بہت بہتر ہو گا چنانچہ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ احمدیوں نے بھی اس سیٹ کے حصول کے لئے بھرپور جدوجہد کی اور وہ سیٹ مسلمان نمائندے نے حاصل کر لی اس سیٹ کے حصول کے لئے ہمارے بھائی جان نے بھی دوسرے احمدیوں کے ساتھ مل کر کوشش کی چنانچہ جب مسلمان نمائندہ کامیاب ہو گیا تو اس نے احمدیوں کا بھی شکریہ ادا کیا۔ کیونکہ اسے احساس تھا کہ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ احمدیوں نے بھی اس کی فتح میں مکمل تعاون کیا تھا۔

اپنی عمر کے آخری حصہ میں جب بھائی جان پہلے بہاولنگر اور پھر ربوہ میں آکر رہائش پذیر ہوئے تو یہاں دونوں جگہوں پر بھی انہوں نے جماعتی امور میں حتی المقدور حصہ لیا۔ بہاولنگر شہر میں جماعت کی تربیت کا انہیں کافی خیال رہتا چنانچہ وہ جماعتی پروگراموں میں حصہ لیتے اور بعض اوقات جماعتی جلسوں میں تقاریر بھی کرتے۔ کچھ عرصہ وہاں صبح کی نماز میں حاضری بڑھانے کے لئے آپ باقاعدگی سے نماز فجر سے قبل بعض دوستوں کے گھروں پر جاتے اور ان کے دروازے کھٹکھٹاتے۔ تربیتی امور میں آپ کا رویہ بڑا سخت ہوتا۔ چنانچہ بیت الذکر میں دنیاوی باتیں کرنے اور شور کرنے کے متعلق آپ بڑے سخت تھے اور بعض دفعہ اپنی عمر سے بڑے لوگوں کو بھی آپ ٹوک دیتے۔

ربوہ میں بھائی جان نے 1989ء میں الفضل کے عملہ ادارت میں شمولیت اختیار کر لی۔ تو اللہ تعالیٰ نے انہیں جماعت کی ایک اہم خدمت سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی گذشتہ گیارہ بارہ سال میں آپ کے بیسیوں مضامین الفضل کی زینت بنے چونکہ آپ نے ایک لمبا عرصہ فارمنگ کی تھی اس لئے ان مضامین میں سے اکثر زراعت کے متعلق ہوتے تھے لیکن اس کے علاوہ ماحولیات پر بھی آپ نے درجنوں مضامین لکھے۔ پھر اس کے علاوہ دوسرے معلوماتی مضامین بھی آپ نے لکھے۔ دراصل بھائی جان کی انگریزی کالج کے زمانہ سے اچھی تھی پھر انہیں اٹلی' مصر' یونان وغیرہ ممالک بھی جانے کا موقع ملا اور ریڈرز ڈائجسٹ' ٹائم وغیرہ رسائل اکثر ان کے زیر مطالعہ رہتے۔ اس لئے ان کی معلومات کافی وسیع تھیں۔ اور انہی معلومات کی بنیاد پر وہ آسانی سے یہ مضامین لکھ سکتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد یہاں مرکز ربوہ میں بہت سے لوگوں اور بزرگان سے جب ملاقات ہوئی تو انہوں نے ان کی تعزیت کے سلسلہ میں انہی مضامین کا ذکر کیا ان کی وفات کے بعد بھی ان کے مضامین الفضل میں چھپ رہے ہیں۔ جب آپ ربوہ آکر رہائش پذیر ہوئے تو موجودہ حضور کی خلافت کے ابتدائی دن تھے۔

ان دنوں حضور اپنے احباب کے درمیان بیت مبارک میں ہر روز مغرب کی نماز کے بعد رونق افروز ہوتے۔ حضور کا یہ طریق تھا کہ روزانہ ایک یا زیادہ کتب اپنے ساتھ لاتے اور بعض دوستوں کو یہ کتب دے کر ارشاد فرماتے کہ ان کا خلاصہ نکال کر لاؤ۔ چنانچہ وہ دوست مناسب موقع پر اسی مجلس میں حضور کے سامنے اس کا خلاصہ پڑھتے۔ مجھے بھی ایسا ہی ایک موقع ان دنوں ملا ایک دن حضور چند کتب لائے جن میں سے بڑی تقطیع کی ایک ضخیم کتاب انگریزی کی تھی جس کے غالباً ایک ہزار صفحات ہوں گے۔ حضور نے خواہش ظاہر کی کہ کوئی دوست اس کا بھی خلاصہ نکالے یہ کتاب یہودیت اور عیسائیت کے رد میں لکھی گئی تھی کچھ دیر کے بعد بھائی جان کھڑے ہوئے اور انہوں نے حضور سے یہ کتاب لے لی۔ کیونکہ حضور کو آپ سے تعارف نہ تھا اس لئے اس موقع پر حضور نے آپ سے بعض سوالات کئے جن کا آپ نے جواب دیا اس موقع پر میں نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ حضور یہ میرے بڑے بھائی ہیں۔ یہ کتاب اتنی ضخیم اور مشکل تھی کہ بھائی جان نے غالباً کئی ہفتے دن رات اس پر کام کیا اور اس کا خلاصہ تیار کیا۔ جو بھائی جان کے کہنے پر میں نے حضور کے سامنے بیت المبارک میں پڑھا۔

1947ء میں جب پاکستان بنا تو ہمارے بھائی جان قادیان میں تھے۔ چنانچہ اپنی والدہ اور بہن بھائیوں اور دو بڑی بہنوں کے بچوں کو جماعتی تنظیم کے مطابق وہاں سے روانہ کرنے کے بعد آپ نے حفاظت مرکز کا یہ مشکل فریضہ ان دنوں ادا کیا۔ سکھوں' ہندوؤں اور ہندوستانی فوج کے قادیان پر حملوں کی وجہ سے ان دنوں حفاظت مرکز قادیان کا فریضہ جان جوکھوں کا کام تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ عظیم کام بھی لیا۔ الحمدللہ

بعض نمایاں خصوصیات

مذہبی جوش اور خلوص کے علاوہ ہمارے بھائی جان میں محنت اور تعلیمی رجحان دو نمایاں خصوصیات تھیں۔ اکثر کوئی نہ کوئی کتاب ان کے زیر مطالعہ رہتی۔ اپنے بچوں۔ آگے ان کے بچوں اور اپنے دوسرے رشتہ دار نوجوان طلباء کو باقاعدگی اور نہایت استقلال سے پڑھاتے۔

جب فارمنگ شروع کی تو لگاتار محنت اور استقلال سے درجنوں کتب زراعت کے متعلق پڑھ ڈالیں۔ 15-20 سال فارمنگ کے دوران بھی سخت محنت کی۔ دراصل انہوں نے تعلیمی رجحان اور محنت کی عادت اپنے والد بزرگوار سید محمد اقبال حسین صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر سے ورثہ میں پائی تھی۔ اور ہمارے خاندان کے تعلیمی ماحول نے اس پر چار چاند لگا دیئے۔

آپ ایک پرکشش شخصیت کے مالک تھے۔ جو بھی آپ سے ملتا خواہ بوڑھا ہو یا بچہ آپ کا گرویدہ ہو جاتا اور دیر تک آپ کے پاس بیٹھا رہتا۔ میں بھی جب آپ کے پاس جاتا تو عموماً کسی ضروری بات مثلاً نماز وغیرہ کے لئے مجبوراً ہی آپ کے پاس سے جدا ہوتا۔ ورنہ دل کرتا کہ انسان آپ سے باتیں کرتا ہی رہے۔

آپ کی طبیعت تنوع پسند تھی اس لئے ساری عمر کوئی ایک کام نہیں کیا بلکہ فوج کی نوکری سے لے کر تجارت' ٹھیکیداری' دکانداری' سرکاری نوکری' اور فارمنگ حتیٰ کہ صحافت سب شعبہ ہائے حیات میں ہی قسمت آزمائی کی تاہم ان سب میں آخری شعبہ یعنی صحافت میں

آپ سب سے زیادہ کامیاب رہے۔

ہمارے بھائی جان نے اگرچہ دیر سے شادی کی لیکن اس کے باوجود آپ نے ایک بھرپور ازدواجی زندگی گزاری اپنی بیوی اور بچوں اور پھر آگے ان کے بچوں کو ٹوٹ کر پیار کیا اور ہر ایک کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ اپنا فارم بہاولنگر شروع کرنے سے پہلے آپ کو چنیوٹ اور لاہور کے قریب اپنے دو عزیزوں کے فارموں میں بطور مینیجر کام کرنے کا موقع ملا اس دوران میں میٹرک اور کالج میں پڑھ رہا تھا اور دیہاتی ماحول کو از حد پسند کرنے کی وجہ سے اکثر ان کے پاس چلا جاتا اس طرح بعض دفعہ ہفتوں اور بعض دفعہ مہینوں آپ کے پاس ٹھہرتا۔ میں آپ سے عمر میں 20 سال کے قریب چھوٹا تھا اس کے باوجود آپ نہایت عزت اور محبت سے مجھ سے پیش آتے اور مجھ سے بڑے بھائی کے علاوہ ایک پیارے دوست کا سلوک بھی کرتے میں نے آپ کے چہرہ پر کبھی ناراضگی نہیں دیکھی۔ میری تعلیم میں دلچسپی لیتے اور میری مدد کرتے۔ حالات حاضرہ اور دوسرے اسی قسم کے موضوعات پر گفتگو کرتے۔ آپ کو چونکہ انگریزی بولنے پر عبور تھا اس لئے انگریزی بول چال میں بھی میری مدد کرتے۔

میں نے بھائی جان کو اپنی صحت کے متعلق خاص خیال رکھتے ہوئے دیکھا۔ آپ اپنے جسم اور کپڑوں کی صفائی کا خیال رکھتے۔ دانت باقاعدگی سے صاف کرتے۔ اپنی خوراک کا خاص خیال رکھتے اور ہمیشہ اچھی اور طیب غذا استعمال کرتے۔ بعض پرانی بیماریوں جیسے Low Blood Pressure اور پیٹ وغیرہ کی تکلیف کے باوجود آپ نے 80 سال کے قریب عمر پائی اور اپنے کام کو ہمیشہ محنت سے مکمل کیا۔ اور اس کی وجہ یہی تھی کہ آپ اپنی صحت کا خیال رکھتے تھے۔ آپ تنہائی پسند ہونے کے باوجود ہمیشہ خوش و خرم رہتے اور جو آپ کو ملنے کے لئے آتا اس سے خوشدلی سے گفتگو کرتے اور حالات حاضرہ پر بھی اپنی بھرپور رائے کا اظہار کرتے۔ مطالعہ کی عادت آپ نے اپنے والد محترم سے ورثہ میں پائی تھی اکثر کوئی نہ کوئی کتاب زیر مطالعہ رہتی آخری بیماری کے دنوں میں بھی رسائل و اخبارات کے علاوہ حضور کی ہومیو پیتھی کی کتاب بھی اکثر پڑھتے رہتے۔ ہومیو پیتھی کے بہت قائل تھے۔ آخری عمر میں آپ کو الفضل میں دفتری کام کے علاوہ بہت سے مضامین کے لکھنے کی جو توفیق ملی وہ بھی آپ کی انتھک عادت کی وجہ سے ممکن ہوا۔ میں تو جب بھی انہیں ملنے ان کے گھر جاتا اور ایسا اکثر موقع ملتا تو انہیں اخبارات و رسائل کے مطالعہ میں گم پاتا اپنے عزیزوں کو ان کی درس و تدریس میں مدد کرنے کا بھی آپ کو خاص طور پر موقع ملا۔ اپنے بچوں اور پھر آگے ان کے بچوں کو کئی ایک مضامین مثلاً حساب' انگریزی وغیرہ میں ہر وقت مدد کے لئے تیار رہتے۔

1974ء میں جب جماعت کے خلاف فسادات شروع ہوئے تو میں انہی دنوں سیرالیون سے واپس آکر مع اہل و عیال بہاولنگر فارم پر آپ کو ملنے گیا ہوا تھا۔ فسادات سے ایک دو دن بعد ہی آپ کو معلوم ہوا کہ جس گاؤں میں ان کا اور ان کے بہنوئی سید تفضل حسین کا فارم تھا وہاں کے لوگ رات کو ہمارے دونوں فارم پر حملہ کرنے والے ہیں۔ ان حالات میں آپ نے اپنے بھانجے سید تنویر حسین شاہ صاحب کی مدد سے رات کو ٹرالی کا انتظام کر کے عورتوں اور بچوں کو بہاولنگر شہر اور پھر وہاں سے ربوہ پہنچایا اور پھر فارم پر اپنے مکانات وغیرہ کی حفاظت کے لئے ٹھہرے رہے۔

زراعت سے آپ کو ایک دلی لگاؤ تھا لاہور فارم اور پھر بہاولنگر فارم میں آپ نے فصلوں کے ساتھ سبزیاں اور پھل بھی لگائے۔ جانور وغیرہ بھی کسی حد تک رکھے۔ ربوہ میں آپ کو جو گھر ملا تو اس گھر میں چونکہ کافی خالی جگہ تھی اس لئے اس میں بھی کثرت سے سبزیاں بوئیں اور ایک آدمی مکرم عبداللہ صاحب کو اس مقصد کے لئے مقرر کیا۔ جب آپ فوت ہوئے تو اس وقت بھی 10/8 سبزیاں آپ کے گھر میں لگی ہوئی تھیں اور ابھی بھی لگی ہوئی ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احمد مستنصر قمر صاحب

انٹرنیٹ وائرس سے تحفظ

خطرناک وائرس سے بچاؤ کے چند سادہ طریق

دنیا بھر میں پھیلے ہوئے کمپیوٹر استعمال کرنے والے وہ لوگ جو انٹرنیٹ جیسے مواصلات کے جدید ترین نظام سے منسلک ہیں' آئے دن اس بات سے پریشان رہتے ہیں کہ کہیں کوئی وائرس ان کے کمپیوٹر میں محفوظ اہم پروگراموں اور اعداد و شمار کو نقصان نہ پہنچا جائے یا کمپیوٹر جیسی مہنگی مشین کو بالکل ناکارہ نہ کر دے۔

اس سلسلے میں سٹیون بیلووین صاحب (Steven Bellovin) نے' جو کہ دنیا کی ایک مشہور کمپنی AT and T کی لیبارٹری میں انٹرنیٹ سیکیورٹی سے متعلقہ امور میں تحقیق کر رہے ہیں' انٹرنیٹ استعمال کرنے والوں کو چند اہم مشورے مفت فراہم کئے ہیں جو کہ ذیل میں پیش ہیں۔ یہ مشورے ہفت روزہ نیوز ویک انٹرنیشنل کی 15/ مئی 2000ء کی اشاعت میں درج ہیں۔

1- پہلا طریق

اگر انٹرنیٹ کے ذریعے کوئی ایسا پیغام آپ کی کمپیوٹر سکرین پر ظاہر ہوا ہے جو کسی نامعلوم فرد کی جانب سے ہے تو اسے کھولنے اور پڑھنے میں جلدی نہ کریں۔ ہو سکتا ہے کہ دنیا کے کسی کونے میں آپ سے بہت دور بیٹھے ہوئے کسی شخص نے شرارتاً بے شمار لوگوں کو ایسا پیغام روانہ کیا ہو جس کی ٹیکنیکل زبان کمپیوٹر کی سمجھ سے باہر ہو اور یوں آپ کا کمپیوٹر اس سے پریشان ہو کر اپنے "حواس" کھو بیٹھے۔

ہو سکتا ہے کہ اگلے دن کے اخبارات میں آپ اس نامعلوم فرد کی طرف سے آنے والے پیغام کی تباہ کاریوں کے بارے میں تفصیلی طور پر پڑھ لیں۔ لہٰذا آپ کے مفاد میں ہے کہ ایسے پیغامات کو پڑھنے سے پہلے کچھ دن انتظار کر لیجئے۔

یہ انٹرنیٹ وائرس سے بچنے کا سب سے اچھا اور سادہ طریق ہے۔ کیونکہ "کمپیوٹر وائرس" ایک پورا پروگرام ہوتا ہے۔ جسے اگر نہ کھولا جائے تو کمپیوٹر میں پہلے سے محفوظ پروگرام ضائع نہیں ہوتے۔ اگر کھولنے کی غلطی کر لی جائے تو نقصان اکثر صورتوں میں ناقابل تلافی ہوتا ہے۔

2- دوسرا طریق

وائرس کو پہچان کر اسے ختم کرنے کی اہلیت رکھنے والے جدید ترین پروگرام کمپیوٹر میں فیڈ (Feed) کر دیئے جائیں۔ اس سلسلے میں مہیا ہونے والے ہر نئے پروگرام کے بارے میں مطلع رہنا اور اپنے کمپیوٹر میں اسے فیڈ کر لینا قرین مصلحت ہے۔

اگر ایسا نہ کیا جائے تو امکان ہے کہ کوئی نئی قسم کا وائرس جسے آپ کے کمپیوٹر کا دفاعی نظام نہیں جانتا' اچھا خاصا نقصان کر جائے۔

3- تیسرا طریق

جو بھی اعداد و شمار کمپیوٹر میں محفوظ کئے جائیں ان کا (Back up) یعنی علیحدہ سے ایک کاپی ضرور بنالی جائے تاکہ بوقت ضرورت کام آئے۔ اس مقصد کے لئے "Floppy Diskettes" استعمال کی جا سکتی ہیں۔ گو یہ ایک وقت طلب اور مشقت طلب کام ہے لیکن قیمتی اعداد و شمار کو محفوظ رکھنے کے سلسلے میں بہت اہم ہے۔ اور یقیناً دور رس فوائد کا حامل ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ بعض انٹی وائرس پروگرام وائرس کے حملے کے بعد کمپیوٹر کو نئے سرے سے چلانے میں بہت مدد دیتے ہیں۔ لیکن وائرس کے نتیجے میں خراب ہو جانے والے یا ختم ہو جانے والے اعداد و شمار کو واپس نہیں لا سکتے۔ لہٰذا سب سے اچھا اور قابل اعتماد حل یہی ہے کہ کمپیوٹر میں محفوظ اعداد و شمار کی ایک کاپی علیحدہ سے Diskette میں محفوظ رکھی جائے۔ تاکہ ممکن حد تک نقصان کا تدارک ہو سکے۔ کیونکہ ماہرین کے مطابق انٹرنیٹ کی دنیا میں وائرس کے نت نئے حملے ہوتے ہی رہیں گے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ نقصان کے تدارک کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آئرلینڈ - جمہوریہ

رقبہ 26'599 مربع میل۔ دارالحکومت ڈبلن' تین صوبوں لنسٹر' منسٹر اور کناٹ اور چوتھے صوبے السٹر کے تقسیم شدہ حصے کی 26 کاؤنٹیوں پر مشتمل ہے۔ جزیرے کے وسط میں پہاڑوں سے گھرا ہوا وسیع زرخیز میدانی علاقہ ہے۔ 250 میل لمبا دریائے شینن بہتا ہے۔ مغربی سمت جزائر آران بلاسکٹ وغیرہ واقع ہیں۔

اکثریت کیتھولک فرقے سے تعلق رکھتی ہے اور مذہبی رجعت پسندی کے لحاظ سے یہ لوگ یورپ میں سرفہرست ہیں۔ حال ہی میں طلاق کا قانون پاس ہوا ہے جسے اعتدال پسندوں کی بڑی فتح قرار دیا گیا ہے۔

1846ء سے 1851ء تک تقریباً 10 لاکھ آئرش لوگ آلو کی فصل تباہ ہونے سے پڑنے والے قحط سے ہلاک ہو گئے۔ اور 16 لاکھ کے لگ بھگ ہجرت کر گئے۔ ان کی اکثریت امریکہ میں آباد ہو گئی۔ چنانچہ آج امریکہ میں آئرش کمیونٹی نہایت مضبوط ہے۔

1921ء میں ڈی ویلرا اور برطانوی حکومت کے درمیان مذاکرات کے نتیجے میں آئرلینڈ کی ریاست کا وجود عمل میں آیا۔

1949ء کے مسودہ قانون کے ذریعے حتمی آزادی حاصل کی گئی۔ 1955ء میں آئرلینڈ اقوام متحدہ کا رکن بن گیا۔

♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦♦

گل سرخ

گل سرخ گلاب کے نام سے معروف ہے' عربی میں اسے ورد احمر کہتے ہیں۔ اور انگریزی میں "Rose" کہتے ہیں۔

گل سرخ ایک مشہور درخت کا پھول ہے جس کی رنگت سرخ اور خوشبو عام پسند ہے۔ مزہ قدرے تلخ کسیلا اور ترش ہے۔ رنگت میں زرد' صندلی اور سفید' لیکن زیادہ خوشبودار اور قوی تاثیر سرخ رنگ ہی ہے۔ اس کا پودا دو گز تک بلند ہوتا ہے۔ بعض اس سے بڑے بھی دیکھے گئے ہیں۔ اس کے پتے کنارے دار ہوتے ہیں اور شاخوں پر ننھے ننھے کانٹے ہوتے ہیں۔ خشک پھول کی پتیاں دوا کے طور پر بھی استعمال ہوتی ہیں۔ جب گلاب کی پتیاں خشک ہو کر جھڑ جاتی ہیں تو اندر سے سرخ رنگ کا پھل نمودار ہوتا ہے۔

بقیہ صفحہ 4

عام اشیاء خورونوش سے لے کر روزمرہ استعمال کی گھریلو اشیاء وغیرہ تقریباً سبھی' دیگر ممالک سے آتی ہیں۔ اور پھر تعلیمی اور طبی سہولتوں کی بہت کمی ہے۔ جماعت کا منصوبہ اولاً کلینک اور تدریجاً ہسپتال تعمیر کرنے کا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

پاکستان کے بغیر حل قابل قبول نہیں

امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان کے بغیر مسئلہ کشمیر کا کوئی حل قابل قبول نہیں۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ مذاکرات کے لئے بھارت کی بڑی شرط پوری ہو گئی ہے اب پاکستان کے ساتھ مذاکرات نہ کرنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہا۔ مقبوضہ کشمیر میں تشدد کی حالیہ کارروائیوں پر امریکہ نے تشویش کا اظہار کیا۔ امریکہ نے کہا کہ پاکستان اور بھارت کنٹرول لائن کا احترام کریں اور مسئلہ کے حل کے لئے مذاکرات شروع کریں۔

آندھرا پردیش میں مسجد پر حملہ 17 مسلمان شہید

بھارت میں انتہا پسند ہندوؤں نے آندھرا پردیش میں کبریٰ مسجد پر فجر کی نماز کے دوران حملہ کرکے 17 نمازیوں کو شہید کر دیا جبکہ 23 نمازی شدید زخمی ہو گئے۔ اطلاع ملتے ہی فوج نے علاقے کا کنٹرول سنبھال لیا اور کرفیو نافذ کر دیا گیا۔

سوڈان سے پابندیاں ہٹالی گئیں

آئی ایم ایف نے سوڈان سے پابندیاں اٹھالی ہیں اور ووٹ دینے کا حق بحال کر دیا گیا ہے۔ یہ پابندیں سات سال قبل لگائی گئی تھیں مناسب اقتصادی اصلاحات کی تعمیل اور قرضے واپس کرنے پر پابندیاں ختم کردی گئیں۔

اسرائیل کے وزیر خارجہ مستعفی

اسرائیلی وزیراعظم کے بیت المقدس پر نرم رویہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اسرائیل کے وزیر خارجہ ڈیوڈلیوی نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ مبصرین نے کہا ہے کہ یہ استعفیٰ کے وزیراعظم اور اسرائیلی حکومت کے لئے زبردست دھچکا ہے۔ ڈیوڈیوی نے نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایہود بارک کی جانب سے فلسطینیوں کو مراعات دینے کے بعد میرے پاس استعفیٰ دینے کے سوا کوئی چارہ کار نہ تھا۔ میں مستقبل کے بارے میں بہت خوفزدہ ہوں۔ وزیراعظم بارک نے کہا کہ مجھے اس پر افسوس تو ہوا ہے مگر حیرانگی نہیں ہوئی۔ امید ہے کہ اس سے مشرق وسطیٰ مذاکرات پر اثر نہیں پڑے گا۔ مبصرین کا خیال ہے کہ وزیراعظم پر دباؤ اب بڑھ گیا ہے۔

پیوستہ رہ شجر سے

امریکی صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ امن مذاکرات کے شرکاء مذاکرات کو زندہ رکھیں۔ تمام رکاوٹوں کے باوجود سمجھوتے کی منزل کو پایا جا سکتا ہے۔

بھارت میں سیلاب 500 ہلاک

بھارت کے صوبہ ہماچل پردیش میں سیلاب سے مرنے والوں کی تعداد 500 ہو گئی۔ پنجاب میں بھی تباہ کاریاں ہوئیں۔ سینکڑوں مقامات کا نام و نشان مٹ گیا۔ تین بجلی گھروں کی مشینری ناکارہ ہو گئی۔ وزیراعلیٰ ہماچل پردیش نے بتایا ہے کہ سیلاب سے 227 ملین ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ دو سو کلو میٹر سے زیادہ متاثرہ علاقے میں امدادی کارروائیاں شروع کر دی گئیں۔ بہت سے افراد لاپتہ ہیں۔ مرنے والوں کی تعداد میں اضافے کا امکان ہے۔ شملہ سمیت سیاحتی مرکز سلفرباتھ بھی زیر آب آگیا۔

جنوبی کوریا میں امریکی فوجی

جنوبی کوریا میں امریکی فوجیوں کی حیثیت کا از سر نو تعین کرنے کے لئے مذاکرات شروع ہو گئے ہیں۔ نائب امریکی وزیر دفاع نے کہا کہ ہم فوجیوں کی حیثیت کے سمجھوتے میں بعض تبدیلیاں چاہتے ہیں۔ فوجیوں کے کردار کو کم کرنا چاہتے ہیں۔ جنوبی کوریا میں 37 ہزار امریکی فوجی متعین ہیں ان کے بارے میں سیاسی حلقوں میں ناراضگی پائی جاتی ہے۔ جرائم میں ملوث ہونے کی وجہ سے بھی ان پر تنقید ہوتی ہے۔ شمالی کوریا بھی مخالف ہے۔

روس لیبیا دفاعی تعلقات کی بحالی

روس اور لیبیا ایک عرصے سے معطل دفاعی تعلقات کو بحال کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ یہ تعلقات 1988ء میں معطل ہوئے تھے۔ روس لیبیا کا دفاع بہتر بنانے میں مدد دے گا۔

جین تھیراپی کا کینسر کے خلاف کامیاب استعمال

سائنسدانوں کی طرف سے جین کے راز جاننے کے بعد جین تھیراپی کو کینسر کے خلاف استعمال کرنے کی جدوجہد کامیاب ہو گئی ایک طبی جریدے "نیچر میڈ ـ سن" میں شائع ہونے والی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جینیاتی طور پر پیدا کردہ وائرس سے کینسر کے ٹیومر سکڑ گئے اور کئی کیسوں میں یہ ٹیومرز بالکل ہی ختم ہو گئے۔

ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری کے خلاف مظاہرہ

برطانیہ میں ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری کے خلاف مظاہرہ کرنے والے 80۔ افراد گرفتار کر لئے گئے مظاہرین نے فاسلین کے بحری اڈے پر رکاوٹیں کھڑی کرکے داخلے کا راستہ بند کر رکھا تھا۔ مظاہرے میں 130۔ افراد شامل تھے۔ گرفتار ہونے والوں میں عورتیں بھی شامل ہیں۔ مظاہرین کا موقف ہے کہ برطانوی حکومت ایٹمی ہتھیار تیار کرکے بین الاقوامی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کر رہی ہے۔

اطلاعات و اعلانات

احباب محتاط رہیں

○ ایک شخص مولوی عبدالرحمان ولد گلزار احمد جو اپنے آپ کو مین بازار لوہاراں والا چوک۔ ڈجکوٹ ضلع فیصل آباد کا رہائشی بتاتا ہے۔ احباب سے مل کر اپنے آپ کو نومبائع ظاہر کرتا ہے اور پھر مختلف حیلوں بہانوں سے رقوم حاصل کرکے غائب ہو جاتا ہے۔ کچھ عرصہ قبل ربوہ میں بھی دیکھا جاتا رہا اور آج کل یہاں سے بھی غائب ہے۔

احباب محتاط رہیں اور اس کے جھانسہ میں نہ آئیں۔=

(نظارت امور عامہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم ندیم احمد باسط صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت سمعی و بصری کی والدہ محترمہ کا مئی میں پتے کا آپریشن ہوا تھا۔ چند دن قبل تیز بخار ہو گیا اب مزید علاج کے لئے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے موصوفہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد نے سمسٹر خزاں 2000ء کے لئے مندرجہ ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔

Engineering ‘ B.Ed. ‘ PGD‘ M.A‘ M.Sc‘ M.phil‘ PH.D B.A./B.Sc. وغیرہ

فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 9 ستمبر 2000ء ہے۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے ڈان یکم اگست 2000ء۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

گمشدہ گھڑی

○ ایک عدد زنانہ گھڑی فضل عمر ہسپتال ربوہ سے شکور پارک کے راستہ میں کہیں گر گئی ہے۔ جس کسی کو ملے دفتر الفضل میں پہنچادیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تبدیلی نام

○ میں نے اپنی بیٹی کا نام افشاں کنول سے بدل کر "صبیحہ لئیق" رکھ لیا ہے لہٰذا اسی نام سے لکھا و پکارا جائے۔

(لئیق احمد ناصر 3/6 دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کامیابی

○ مکرمہ سکینہ سیفی اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم خان صاحب مرحوم ناصر آباد شرقی ربوہ لکھتی ہیں۔

میری بیٹی عزیزہ غزالہ نے ایل۔ ایل۔ بی پارٹ سیکنڈ پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اور Transfer of Property Act کے مضمون میں اپنے کالج میں ٹاپ کیا ہے۔

عزیزہ کے فائنل ایئر کے امتحانات ستمبر میں شروع ہو رہے ہیں تمام احباب سے بچی کی آئندہ کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ وغیرہ بنام مکرم محمد اسحاق صاحب بابت ترکہ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب)

محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ وغیرہ دختران مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 15/18 دارالنصر وسطی ربوہ برقبہ 16 مرلہ 117 مربع فٹ ان کے نام بطور گیر منتقل کردہ ہے۔ اس میں سے ہمارا شرعی حصہ ہمیں دلوایا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
2۔ محترمہ خالدہ پروین صاحبہ (بیٹی)
3۔ محترمہ طاہرہ پروین صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم محمد اسحاق صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار علان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس تقسیم پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب سابق امیر ضلع کوٹلی آزاد کشمیر عارضہ قلب اور پیٹ کی مختلف تکالیف کی وجہ سے سخت علیل ہیں کمزوری بہت ہے احباب سے جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب سابق امیر ضلع کوٹلی آزاد کشمیر بلڈ پریشر' شوگر اور معدہ میں السر کی تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں۔ بعض مسائل کے حل کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں احباب سے ان کی جلد صحت یابی اور مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 3 اگست۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 31 درجے سنٹی گریڈ
جمعہ 4۔اگست۔ غروب آفتاب۔ 7-05
ہفتہ 5۔اگست۔ طلوع فجر۔ 3-52
ہفتہ 5۔اگست۔ طلوع آفتاب 5-24

بھارت جنگ بندی سے فائدہ اٹھا کر مذاکرات کرے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے بی بی سی سے انٹرنیٹ انٹرویو میں کہا کہ بھارت جنگ بندی سے فائدہ اٹھائے اور مذاکرات کرے۔ بھارت کو جنگ نہ کرنے کے معاہدے کی پیشکش کرتا ہوں۔ ماضی کو بھول جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ میں پاکستان اور بھارت کی افواج میں کمی چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ حزب کی جنگ بندی سے ہمارا کوئی تعلق نہیں لیکن ہمیں یہ موقع ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ بھارت امن کی راہ محدود کر رہا ہے۔ پاکستان ذمہ دار ایٹمی ملک ہے۔ ہم ایٹم بم نہیں چلائیں گے۔ چیف ایگزیکٹو نے مقبوضہ کشمیر میں قتل عام کی مذمت کی اور کہا کہ اس کا پاکستان سے کوئی تعلق نہیں۔ بھارت ایسے ہر موقع پر پاکستان پر الزام لگا دیتا ہے انہوں نے کہا کہ کرپشن کبھی نہ ختم ہونے والا عمل ہے دو برس میں معجزے نہیں دکھا سکتا۔ لیکن بڑی مچھلیوں کو جال میں پھنسا لیں گے۔

نئی ٹیکس ایمنسٹی سکیم کا اعلان

وزیر خزانہ نے نئی ٹیکس ایمنسٹی سکیم کا اعلان کر دیا ہے جو اگست سے 30۔نومبر تک جاری رہے گی ماہ اگست میں اثاثے ظاہر کرنے والوں کو 11 فیصد ستمبر میں 12 فیصد، اکتوبر میں 13 فیصد اور نومبر میں اثاثے ظاہر کرنے والوں کو 14 فیصد ٹیکس دینا پڑے گا۔ پہلے صرف 50 فیصد ادائیگی کریں گے بعد میں مزید ادائیگی 3 قسطوں میں کر سکتے ہیں جس پر انہیں ہر ماہ مزید ڈیڑھ فیصد اضافی ٹیکس دینا ہوگا۔ جو لوگ پہلی سکیم میں اثاثے ظاہر کر چکے ہیں وہ مزید اثاثے بھی ظاہر کر سکتے ہیں۔ پہلی سکیم کے تحت ایک کھرب تین ارب کے اثاثے ظاہر کئے گئے جس پر حکومت کو 10۔ارب 30 کروڑ کا ریونیو ملا۔ پہلی سکیم میں 91 ہزار افراد نے اثاثے ظاہر کئے جن میں سے 80 ہزار انکم ٹیکس نہیں دیتے رہے۔ تاجروں نے جو سٹاک ظاہر نہیں کئے ان کے لئے نئی ایمنسٹی سکیم کا اعلان ایک ہفتے تک ہوگا۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ مزید کوئی سکیم نہیں آئے گی۔

مقبوضہ کشمیر میں ہندوؤں مسلمانوں کا قتل عام

مقبوضہ کشمیر میں ہولناک تشدد کے واقعات میں 65 ہندوؤں سمیت 85۔افراد ہلاک کر دیئے گئے۔ مجاہد خاندان سمیت 20 شہید ہو گئے۔ ہلاکتوں پر لوک سبھا میں ہنگامہ ہو گیا۔ امرناتھ یاترا عارضی طور پر بند کر دی گئی۔ ضلع ڈوڈہ میں ایک مقام پر دفاعی کمیٹی کے 8۔ارکان اور دوسرے مقام پر 19۔افراد کو ان کے مکانوں سے باہر نکال کر ہلاک کر دیا گیا۔ راجوڑی، پونچھ اور ڈوڈہ سمیت 11 شہروں میں غیر معینہ مدت کیلئے کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ بھارتی حکام نے بتایا ہے کہ ہلاک ہونے والوں میں اکثریت ہندوؤں کی ہے۔ سندھو گاؤں میں 8 بھٹہ مزدور ہلاک اور کپواڑہ میں ایک ہی گھر کے 6۔افراد مار دیئے گئے۔ ڈوڈہ کپواڑہ اور اننت ناگ میں رات کو سوئے ہوئے دیہاتیوں پر فائرنگ کی گئی۔ اب تک مرنے والوں کی مجموعی تعداد 117 ہو گئی ہے۔ 10 ہزار ہندو یاتری جموں میں پھنس کر رہ گئے۔ تعلیمی ادارے بند کر دیئے گئے۔ اہم تنصیبات پر متعین فوج کو چوکس کر دیا گیا۔ سری نگر میں بھارتی حکومت کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا گیا۔

دو مجاہد گروپوں کی تردید

مقبوضہ کشمیر میں سرگرم عمل دو مجاہد گروپوں حرکت المجاہدین اور لشکر طیبہ نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں حالیہ ہلاکتوں میں وہ ملوث نہیں ہیں۔ بھارتی فوج مجاہدین کو بدنام کرنے کیلئے یہ کھیل کھیل رہی ہے۔

بھارت پاکستان کے ایک دوسرے پر الزامات

پاکستان نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں حالیہ ہلاکتوں کا ذمہ دار بھارت ہے بھارت ماضی میں بھی تحریک آزادی کو بدنام کروانے کیلئے دہشت گردی کرواتا رہا ہے۔ دوسری طرف بھارت نے الزام عائد کیا ہے کہ کشمیر میں 80۔افراد کی ہلاکت کا ذمہ دار پاکستان ہے۔ وزیراعظم واجپائی نے لوک سبھا میں کہا کہ چند مسلح گروپ حزب کی جنگ بندی اور قیام امن کی راہ میں رکاوٹ ڈالنا چاہتے ہیں۔ جنہیں پاکستان نے ایسا کرنے کی ہدایت کی ہے۔

پہلے کارگل اب امریکی کھیل

بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ پہلے کارگل پر حملے کی غلطی کی گئی اب پھر امریکی کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ حکومت بتائے حالیہ سیز فائر کیوں ہوا۔ اسے سٹیٹ سیکرٹ بنا کر دفن نہ کیا جائے۔ بیگم کلثوم نواز جو پہلے سے زیادہ پر اعتماد تھیں ان کے لہجہ میں تبدیلی آگئی ہے۔ نواز شریف کو مسلم لیگ کی طرف سے حمایت ملنے کے چار دن بعد انہوں نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا 8 شرارتی بچوں کو سمجھا لیں گے۔

کشمیر کا مسئلہ اور سول حکومتوں کی چھٹی

بزرگ صحافی اور دانشور عبداللہ ملک نے کہا ہے کہ جب بھی کسی سول حکومت نے مسئلہ کشمیر حل کرنا چاہا تو فوج نے اس کی چھٹی کرا دی۔ نواب زادہ نصراللہ کی آل پارٹیز کانفرنس سے نیا سیاسی کلچر شروع ہوگا۔

ظلم کے خلاف بولنے پر توہین رسالت کا مقدمہ

ایک اخباری خصوصی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ کاموکے میں پولیس نے ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے والے تین صحافیوں پر توہین رسالت کا مقدمہ بنا دیا۔

اینٹی کالا باغ کمیٹی کا قیام

سندھ میں مختلف سیاسی جماعتوں نے اینٹی کالا باغ ڈیم کمیٹی بنالی ہے اور کہا ہے کہ اگر ڈیم بنانے کی کوشش ہوئی تو حکومت سے کھلی جنگ ہوگی۔

شریف فیملی پر ایک کروڑ انکم ٹیکس

محکمہ انکم ٹیکس کی طرف سے شریف فیملی کو ایک سال کا ایک کروڑ انکم ٹیکس عائد کرنے پر سابق وزیراعظم کے اہل خانہ نے سخت احتجاج کیا ہے۔ محکمہ کا کہنا ہے کہ یہ لوگ بہت زیادہ خوش خوراک ہیں۔ میڈیکل اور سفری تخمینے بھی درست نہیں یہ کیس چار سال سے زیر التوا تھا۔ فیصلے کا خلاف اپیل کر دی گئی ہے۔

برطانیہ سے 14 ملزم مانگ لئے گئے

پاکستان نے برطانیہ سے 14 مبینہ کرپٹ ملزمان مانگ لئے ہیں۔

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے، ہومیو ڈاکٹر
38/1 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207

نورتن
جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
اپنے گھر کی آرائش و زیبائش کی کلر میچنگ اور بہترین کوالٹی کے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین کیلئے ہمارے پاس تشریف لائیں
احمد مقبول کارپٹس
مینوفیکچررز اینڈ ایکسپورٹرز
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
Phones: (042) 6306163,6368130
FAX: 6368134
E-mail:mobi-k@usa.net
12 لیگور پارک نکلسن روڈ
لاہور عقب شوبرا ہوٹل
ڈیزائن: بخارا۔ پرشین۔ شجرکار۔ اصفہان۔
ویجیٹیبل ڈائز۔ افغانی مرچنڈائز وغیرہ۔
جدید ڈیزائنوں، تمام رنگوں اور سائزوں میں دستیاب ہیں

AHMAD MONEY CHANGER
Approved by State Bank of Pakistan
Personalised Professional Services
Expert, Professional advice in Financial matter is available for you here, we deal in all foreign currencies
you are welcome to AHMAD MONEY CHANGER
B-1, Raheem Complex, Main Market Gulberg II, Lahore.
☎ # 5713728, 5713421, 5750480, 5751671 FAX: # 5750480
www.amcgul.com.pk

نہ کھانا جلے ●○●○● نہ دیر لگے
میجسٹک سٹین لیس سٹیل پریشر ککر
میٹل پلیٹ کے ساتھ
پاک آئرن سٹور گولبازار ربوہ۔ فون 211007

CPL No. 61